RAMPUR RAZA LIBRARY
RAMPUR

LISANULMULK

لسان الملک

الانسان باللسان

دم تقریر ہے دم شمشیر

تیغ اوگلتا ہوں میں برنگ نیام

بفضلہ

سید محمد مرتضیٰ نیر دانی و بیان کی ایماء سے

مطبع حدیقۃ العلوم شہر میرٹھ میں چھپکر طالع ہوا

MOHAMMAD MOHSIN. WRITER.

ھو

لسان الملک

بابت ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۷ء

نمبر ۷ | جلد ۱

دیوان خاص

جناب مولوی شاہ ابوالحسن صاحب کی تہنیت وِرود

اے غمزدہ پا شو کہ ہوائے چمن آمد — بالائے ہوا بین کہ ہمائے سخن آمد

چشمک زنِ کوکب شدہ ذرات وجودم — کاینجا زاودھ کوکبۂ بوالحسن آمد

انگشت بُریدم قلم آسا ز تحیّر — تا حسنِ کلامش بدلم جلوہ زن آمد

تا بقعہ ما وسعت امواج خرامش — مدّ بیست کہ در بحرِ محیطِ منن آمد

افروختہ بام و در ما شام و سحر رفت — کان شمع فروزان کہ درین انجمن آمد

نطقش رسن انداختہ در گردنِ مہا — گز کوہ پری جست و ز گردون پرن آمد

جوشیدن دریای دُر آمای سخن بین — تا سر بسر و لب بلب و تن بہ تن آمد

اعجاز دمش بین کہ شدم دامن طوریش — ہم نور بچشم آمد و ہم جان بہ تن آمد

بجان داد ہما یا نفس ہیچو مسیحے را — گفتی کہ مسیحے سرِ بالین من آمد

معراج طلب بود رسیدن بجنابش — کش پایہ فراتر ز سپہرِ کہن آمد

یزدانی اگر شد براو خوردہ مگیرید
سلطان بدرِ خانقہ بوالحسن آمد

بقیہ ایشیائی شاعری کی الوداع۔ تتمہ لسان الملک نمبر ۶

چشم

کرشمہ وہ گردش نے اوس کی دکھایا
کہ طوفِ حرم تک کو چکر مین لایا
کلیجون مین تار اوس نگہ کا در آیا
وہانے کو پتلی بنا کر نچایا

وہ کافر کلیجہ اولٹ دینے والی
فرشتہ کی نیت پلٹ دینے والی

وہ بجلی کہ تھی اوس کی تاثیر سب پر
جو کوندی عجم پر تو چمکی عرب پر
وہ نیرنگیان چھاگیئن روز و شب پر
جہان کا دم آنکھون مین تھا جان لب پر

اوسی چشم جادو کے پہنچے ہوئی ہین
کہ ہاروت و ماروت لٹکے ہوئی ہین

ہر ایک قوم مین تھا نیا نام اوس کا
وہ ڈورے تھے پھیلا ہوا دام اوس کا
رہا دور دورے مین کیسا جام اوس کا
کہ جادو سے چلتا رہا کام اوس کا

کوئی اوس کو کہتا تھا نرگس چمن کی
کوئی اوسپہ کہتا تھا چھبتی ہرن کی

زبس لذت انگیز اہل نظر تھی
کسی کے گمان مین وہ بادام تر تھی
کہین شوخ تھی اور کہین فتنہ گر تھی
کہین راہزن تھی کہین مفت بر تھی

وہ ٹکڑا سنہرا ورق حسن کا تھا
مصوّر نے یہ صاد اوسپر کیا تھا

نہ بھوری نہ نیلی نہ پیلی وہ آنکھین
طرحدار نازک سجیلی وہ آنکھین
رنگیلی رسیلی نشیلی وہ آنکھین
کٹیلی چھبیلی نکیلی وہ آنکھین

کسی سے وہ سیدھی کسی سے وہ ترچھی
نگاہون مین تیر اور کن انکھیون مین برچھی

باقی دارد

صبح نور پر ریویو

جلوہ صبح تجلا دیکھا	کس تجلّی کا تماشا دیکھا
کیا کہین حضرت موسیٰ تمسے	ہمنے اس نور مین کیا کیا دیکھا

حضرت سلطان احمد خان بہادر نے اپنے والد ماجد جناب نواب غلام احمد خان صاحب بہادر احمدی رئیس کنجپورہ ضلع کرنال ممبر کونسل ریجنسی ریاست گوالیار کے خیالات فصاحت آیات جو ایک مجموعہ مطبوعہ مین صبح نور کے ساتھہ موسوم ہین۔ ہمارے پاس بھیجے۔ ہمنے اونکو من اولہ الے آخرہ بچشم غور پڑھا۔ اکثر مضامین ایسے تھے کہ اوسکی فصاحت و بلاغت دیکھکر صوفیان متواجد کی طرح رقص مستانہ کے لیئے دلکی حرکت دوہی بیچین کردیتی ہے۔ بعض مضامین نے آب حیات بنکر ہمارے دل مردہ کو زمزمۂ قُم سے یک بیک اوٹھا بٹھایا بعض معانیٔ بلند نے ہمکو ہمارے ہاتھ سے اوچک لیا نظم ایسی کہ طاق ابرو پر جگہہ ہو تو رکھ لیجے۔ نثر ایسی کہ رواق چشم مین گنجایش ہو تو جا بجا چن دیجے۔ ایک ایسے معزز عہدہ دار ملک کے افتخار کے لیئے یہہ امر نہایت قابل غور ہے کہ باوجود توغل امور متعلقہ اور باوجود انتظام مہمات ملکی و مالی جسمین انسان کا دماغ کسی کام کے لیئے فرصت نہین پاتا ایسے بلند خیالات کمال درستی و چستی معانی اور شستگی و رفتگی و الفاظ کی ساتھہ بمواقع مختلف بارعام مین بیان کرنا آپ سے ہی روشن دماغ کا کام ہے۔ چنین کنند بزرگان چو کرد باید کار۔ جہان ثبوت واجب الوجود وغیرہ کا ذکر ہوا ہے کس بلاغت و فصاحت سے مطالب ضمیر دریا خمیر سے ابل رہے ہین اور کس خوبصورتی سے موتیونکی طرح سائر ناظرین کے دامن خیال مین جگہہ پارہے ہین کہ بیان نہین ہو سکتا۔ نظم کی شیرینی مین توحید کا ثبوت کیسا مذاق جانکو لذتین دیرہا ہے۔ سیاست مدن کا ذکر کیسا ملک کی آنکہونسے پردہ ہا غفلت اوٹھا رہا ہے۔ باغ و بہار کا تذکرہ کیسا بہشت بریں و فردوس عنبرین کا سمان باندھ رہا ہے۔ الغرض ع این چنین خوب نادرین کہ توئی ۔ کم کسے دیدہ ام چنین کہ توئی ۔ چونکہ عالم معانی کی صبح نور سے نورانی شعاعین ہر دل و دماغ پر نہین پہیل سکتی ہین اسلیئے ہم بعض مضامین کلام نور صبح دوم کیطرح لسان الملک مین طالع کرتا قوم کی نیک

صفحہ کی خاص تحسین

تماشاے قدرت

من تصنیف جناب نواب غلام احمد خان صاحب احمدی

چمن کی سیر مین کرتا تھا کل رات
مشوّش پا کے مین نے دل ہی کی بات

دلِ پُر جوش ضبطِ راز کب تک
خیالِ شوخیِ غمّاز کب تک

مرا تو مونس و ہمراز جان ہے
خیال اس وقت کہہ تیرا کہان ہے

گُلستان مین ہے جوشِ خندۂ گُل
رہے خاموش کیون منقارِ بُلبل

غضب جوبن پہ ہے پھولون کی لالی
غنیمت ہین یہ ایام و لیالی

لبِ خاموش کو شکر افشان کر
خیالِ خاص کی باتین بیان کر

کہا دل نے کہ اے ہم بزمِ عشرت
مین ہون کل شب سے مستِ جامِ حیرت

مین اک بزمِ طرب مین میہمان تھا
بدل ممنونِ لطفِ میزبان تھا

سرا پردہ مین جب داخل ہوا مین
وہ کچھ دیکھا کہ حیران رہگیا مین

ہجومِ میہمانان دمبدم تھا
صلاے عام الطاف و کرم تھا

کوئی مست شکوہِ خُسروانہ
رہینِ داب و اندازِ شہانہ

کوئی صوفی صفت سرگرم توحید
کوئی آزادہ وش شیداے تجرید

کوئی مست خیالِ ساغر و مے
کوئی محوِ تلاشِ بربط و نے

کوئی اپنی خود آرائی پہ شیدا
فداے ناز و رعنائی پہ شیدا

کوئی شمشیر درکف طالبِ جنگ
غرض جس شخص کو دیکھا جدا رنگ

صفین موزون کئے بیٹھے ہین گیسو
صنوبر قامتان عنبرین مُو

کہین دہقان کسی جانب کو تجّار
زیان و سود مین سرگرم گفتار

مہیا جابجا کھانے کے سامان
جہان جس جس کو دیکھا فراوان

پیاپے تازہ کھانا پک رہا ہے
کمر باندھے ہر ایک خادم کھڑا ہے

ہر ایک سے عرض بیگی کہہ رہا ہے
تمھارے واسطے سامان ہوا ہے

صلاے عام ہے سب آؤ کھاؤ
جو کچھ مرغوب ہو منگواؤ کھاؤ

جو ہین اہل جماعت حصے لیجائین
ولیکن منصفانہ ہو وہ قسمت
جسے درکار ہو مانگے یہان سے
کمی یان کچھ کسی شے کی نہین ہے
ضعیفون کی قوی خدمت بجالائین
کرین نگرانی اہل قوت و زور -
ہمنشین ہو لین پھرین دیکھین سنین کھائین
پیام شاہ جب پہونچا چکا وہ
سنواے میہمانون تم میری بات
شہنشاہ دو عالم میزبان ہے
سحر قصہ شہنشاہی کھلے گا
دکھاے آج جو جیسی لیاقت
زبان پر میری ہے جس قصر کی بات
سمجھ اور سوچکر اب تم ہو یکھاؤ
وہ دیکھو غرفۂ ایوان کھلا ہے
ذرا بھی کچھ چھپا سکتے نہین تم
کوئی جو کچھ فسون سازی کریگا
حیل شرعی نہین آئین گے کچھ کار
تم اس شب کو شب قدر آج سمجھو
ہر اک پل اسکی از بس قیمتی ہے
ہر اک کو عرض بیگی نے جتایا
کوئی تو پینے کھانے مین ہوا محو

برابر ساتھیون مین بیٹھکر کھائین
کہ تا ہر فرد ہو سرگرم فرحت
نہ چھینے کوئی عاجز میہمان سے
یہ بزم دعوت شاہ زمین ہے
اوٹھین بٹھلا کے اپنے ساتھ کھلوائین
اڑا پاے نہ پشہ طعمۂ مور
سپاس میزبان دل سی بجالائین
مخاطب ہو کے پھر کہنے لگا وہ
کہ بزم امتحان ہے آجکی رات
خوشا بخت اوسکا جو یان میہمان ہے
سجے ہین جس مین کمری لاکھون زیبا
اوسی درجہ کی کل وہ پاے نعمت
اوسی کا نام ہے دار المکافات
ملا ہے حکم جو تمکو بجالاؤ
تمہارا میزبان خود دیکھتا ہے
نظر اوسکی بچا سکتے نہین تم
دل اوس کا اوس کی غمازی کریگا
گنا جاتا نہین سچون مین مکار
زمان بود کی معراج سمجھو
کٹوری ہر گھڑی کی بھر رہی ہے
مگر ہر اک نرالا رنگ لایا -
کوئی گانے بجانے مین ہوا محو

باقی دارد

بقیہ قوام مطبوعہ لسان الملک نمبر ۶ - از جواہرات طبع جناب مولانا مولوی ابو محمد صادق علی صاحب مداح رئیس میرٹھ

اے مسلمانون!

تھی ذات وہ باشرف تمہاری — حرمت تھی ہراک طرف تمہاری
شہرہ تھا ہر طرف تمہارا — شہرت تہی ہر کنف تمہاری
اعزاز کی راہ سب تھے کرتے — عزت سارے سلف تمہاری
کوئی بھی نہ تھا خلاف تم سے — مانین تھے سلف خلف تمہاری
کرتے تھے بجان و دل اطاعت — جملہ نوع و صنف تمہاری
بذل وجود و سخا کے ہاتھون — تھی بحر فیض کف تمہاری
اعدا کی تسو صفون کے آگے — کافی تھی ایک صف تمہاری
نیچی سے ہوتی تھین نہ اونچی — نظرین سوے عرف تمہاری
غفلت مین ہر عزیز ساعت — ہوتی ہے تہی عبث تلف تمہاری

جاگو نہ زیان اوٹھاؤ سو کر
کیا پاؤ گے عمر مفت کھو کر

اللہ کو تم نہ دور جانو — نحن اقرب ہے کلمہ خوانو!
جو علم کہ ہو حجاب الاکبر — اوس کی تعلیم کی نہ ٹھانو!
حاکم تھے ہو گئے ہو محکوم — ہے شرم کی بات حکمرانو!
تحقیر کرین تمہاری احقر — افسوس بزرگ خاندانو!
کیون گنگ ہوئی زبان تمہاری — جادو سخنو فسون بیانو!
جس رمز مین تھی نجات کی بات — سمجھے نہ تم اوس کو راز دانو!
اسلام کی پیروی کرو تم — از بہر خدا نبی کی مانو!
بیٹھے بیٹھے ہو خاکساری — جنگل جنگل نہ خاک چھانو!
شیخو اور سیدو سنبھل جاؤ — اوٹھ بیٹھو مغلو اور پٹھانو!

۱

جاگو نہ زیان اوٹھاؤ سوکر
کیا پاؤ گے عمر مفت کھو کر

محکوم ہو تم جو حکمرانو یہ قہر خدا ہے تم پہ جانو
شیخو نہ شیخیتین بگھارو سرداری کی سیدو نہ ٹھانو!
کسکی وہ میرزائی مغلو! کیسی وہ پٹھنوری پٹھانو!
غیرت ہوتی نہ ہوتے غارت عظمت وہ عظیم خاندانو!
دنیا کو جو ہے سرائے فانی گھر سمجھے تم اپنا میہمانو!
چھوڑا جو طریق مہربانی کیا قہر کیا یہہ مہربانو!
کیون دولت دین ہو نہ تاراج سو جاؤ جو تم ہی پاسپانو!
ہم کہتے ہین کہنا ہے جو ہمکو تم جانو مانو یا نہ مانو!
غفلت جو یہی رہی تمھاری مٹ کی ہے تمام مٹ کمانو!

جاگو نہ زیان اوٹھاؤ سوکر
کیا پاؤ گے عمر مفت کھو کر

تھے تم تو شریف خاندانی کچھ قدر نہ تم نے اپنی جانی
دنیا تمھین دائمی عطا کی بخشا تمھین دین جاودانی
قران و حدیث کہیئے جسکو اللہ و رسول کی نشانی
وہ ہمت مملکت فزائی وہ حوصلۂ جہانستانی
وہ حسن کلام سحر ادائی وہ وقت سخن فسون بیانی
وہ خصلت مین عطا و عطاف وہ خو مین مہر و مہربانی
وہ بادشہو نپہ بادشاہی وہ حاکمون پر بھی حکمرانی
کیا کیا تمکو پڑھایا لکھکر کیا کیا تم سے کہا زبانی
کیا یاد بھی ہین تمھین وہ قصے یا بھول گئے وہ سب کہانی

جاگو نہ زیان اوٹھاؤ سوکر
کیا پاؤ گے عمر مفت کھو کر

باقی دارد

مباحثهٔ نیچر و اسلام

از تصنیف مولوی محمد اسحاق صاحب

دوش از نیچر و اسلام بهم گفت و شنید
آنچه در گوش دلم خورد برآرم ز قلم

حبذا معرکه آرائی دو شاهِ سخن
که صف آراشده هریک بسپاه و بعلم

مرحبا لطف سکر وحی و نطقِ اعجاز
که بر دل لذتش از خاطر شنونده الم

هریک از دعوی خود بزم سخن می آراست
هر یکے داشت جداگانه براهین و حکم

گفت نیچر که منم حامی دین اسلام
گفت اسلام که بر من ز تو صد جور و ستم

گفت هی هی نشناسی مگر از دشمن دوست
نیک دریاب بد و نیک جدا کن از هم

خصم بدخواه تو خود قوم تو در پردهٔ تست
آشکارا و نهان خیر سگالِ تو منم

گو بصورت ز تو بگسسته جدایم لیکن
رشتهٔ معنویم با تو بود مستحکم

ظاهرم کفر ولی باطن من ایمان تست
من درخشندهٔ معنی و بصورت مظلم

اے تجلی گهِ کمالِ تو فروغِ کونین
نسخهٔ درس ترا نقل بود لوح و قلم

مهر پرنور تو بر سبع سمٰوات افروخت
نیّرِ جاهِ تو بر عرش برافراخت علم

جلوهٔ فیض تو اکسیر بعالم بخشید
یکجهان بهره گرفت از تو چه بسیار چه کم

هان مگر داد زبید ادلباسے اسلام
آنکه از جبّه و دستار برآراست حشم

وه چه دستار معلّٰی که بگیرد لنعرور
طرّه اش طرّهٔ خورشید فلک سازد خم

جبّه از وسعتِ دامان و فراخی هوس
گرد آورده بجود مطالب اصحاب شکم

ورسوے مدرسه اخلاق درائی بینی
که چسان کرد ترقی بعلوم و بحکم

چون خروسان بهم افتاده بمنقار و بچنگ
گردن افراخته در بحث بلا و به نعم

مسجد و صومعه و خانقهش جولانگاه
برگرفت از چمنِ دهر لباس قدم

نه دران دین و دیانت نه صداقت نه خلوص
نه دران عزم نه ایثار نه همت نه کرم

نه دران خلق و مروت نه صفا و نه وفا
نه دران راستی عهد و نه ناموس قلم

نه دران مهربنیٔ نوع و نه همدردی قوم
نه دران حفظ و مراعاتِ حقوقِ باهم

این چه اسلام و چه تقوی و چه لافِ طامات
این چه تحقیق و چه تقلیدِ بزرگانِ اُمم

این نه مقصود اقاویل بزرگانِ سلف
این نه منصوص احادیث نبیِ اکرم

این نه مستخرج از احکام جناب باری
این نه مستنبط از آیات کلامِ محکم

این همه هست دریغ از علمای این دور
که ترا تیره نمودند بچشمِ عالم

پیش ازین سکّهٔ اقبال بنامش میزدند
حالیا گشت بادبار و به افلاس علم

پیش ازین بود شهنشاه دو عالم اسلام
حالیا بین که بود مفلس و قلّاش و دژم

گهرارزان شده درچارسوی علم و هنر
هان مگر چاشنیٔ دین فزاید هردم

ای محقق ز تو این هرزه درائی تا چند
لب فروبند ازین هرزه خدارا یک دم

گر ز اخلاقِ جدید تو شمارم بندی
بیگمان دفترِ پارینه توان کرد رقم

روز و شب ماتمی حسرتِ تست ای اسلام
دلم از صدمه زینگونه که برداشت الم

کشتیٔ آرزوم آه بساحل نرسید
گو درین فکر و الم پیر نود ساله شدم

گفت اسلام که ای پرده شگاف اسرار
فیلسوفانِ جهان از نفست معجز دم

رازِ دهر از لب اعجاز تو شد نطق پذیر
رفت از یادِ جهان شهرتِ ابن مریم

عزم تدبیرِ تو چون رشتهٔ تقدیر درست
رای مضبوط تو چون حکمِ قضا مستحکم

شعلهٔ فکر تو آئینهٔ انوارِ وجود
صیقلِ درکِ تو روشنگر اسرارِ عدم

توئی غمخوار منی و توی همدرد منی
نیست امروز مرا همچو تو یار همدم

بارِ انعامِ تو فرسود گرانبار مرا
کشتهٔ مهر تو و دلدادهٔ احسان توام

عزم تدبیر تو در حسن مساعی و فلاح
در حقِ قوم بود قابلِ شکرِ پیهم

شکرِ احسان تو لازم نبود هر یکتن
هست شکرِ تو سزاوار ز اصناف امم

هان مگر یک سخنِ دیگرم آید بضمیر
کاندران با تو بهرگونه خلافی دارم

که درا ثنای قیاسِ تو به تدبیر معاش
مذهبی بحث بفرما که چرا شد منضم

رشتهٔ بحث تو انداخت بعالم رخنه
کرد تفسیر تو بالای نظامش برهم

نشد بے خامۂ فکر تو درین بحث روان — نزد بے توسن سعیٔ تو درین جادہ قدم
مرغ اندیشہ درین سیر نیفشاند بال — تیر ہر صید نہ دوزد دل شہباز حرم
راز دین برنکشودند ز سعیٔ دانش — قفل آہن نشکستند بمسمار قلم
فی المثل گر چکد از کلک تو آب تسنیم — ظن ہمین است کہ گشایند بروی تو ارم
نخل سعی تو بفرما کہ چہ برداد امروز — در گلستان امید تو چہ گل کرد ایندم
ہست اسلام ہمان خستہ و زار و بدنام — ہست اسلام ہمان مفلس و قلاش و دژم
غیر ازین نہ کہ برآورد دگر گرد نفاق — بسکہ با خود بخلاف آمدہ پاشید از ہم
اہل اسلام ازین پیش یکے طائفہ بود — حالیا بین کہ شد آن قوم دو پارہ باہم
سوختہ گلشن شاداب چمن از باد سموم — از ہواداریٔ سعیٔ تو نہ سرسبز شدم
نوش انعام تو افسردہ و دگر تلخی کام — نوشدارو بے تو بخشید دگر نشۂ سم
ایکہ در بحث شدی ملزم ارباب علوم — گر شد اسلام ازین تیرہ درونان مظلم
این سخن دور تر از روشنیٔ انصاف است — اہل دانش نہ پذیرند ازان بیش و کم
ناکسان را چہ بود قدرت و سرمایۂ دست — کہ برآرند ازینگونہ قلق در عالم
ہست این فتنہ برانگیختۂ نکہت خاص — ہست این گرد برآوردۂ ادبار اعم
باید این حرف گلہ ز اہل دول سر کردن — باید این شکوہ تراساخت ز ارباب ہمم
حیف حرفے نزدی از امرای این قوم — جاہ را پایۂ افزا و ازیشان زن دم
ہست در قدرت آنہا ہمہ افساد و صلاح — ہست در قبضۂ ایشان عمل تیغ و قلم
شبہتے نیست درین امر کہ گر دولت قوم — دست از جیب برآرد بتقاضای کرم
دامنم پر شود از گوہر لعل مقصود — ابر نیسان بصدف در گند از قطرۂ نم
گفت ہیچ کہ منم روز و شب و شام و پگاہ — پایمال غم پامالیت از دہر بہ رم
در ہیت باختہ ام دین و دل و ہوش و خرد — غافل از فکر فلاح تو بیک لحظہ نیم
حق بدست تو گذارم اگر انصاف دہی — کہ چہ رفت از من بیچارہ بحق تو ستم
اینہمہ ہست ز نیرنگی ارباب علوم — کہ نمودند بخوبی تو زشتی تو دام

قطعۂ تاریخ وفات
میر اولاد علی صاحب
مرحوم خلف میر ... صاحب
بیٹا اولاد علی ... دل ابنا اولاد علی
ہائے رخصت ... کیونکر نہ ... تیری
تن سے کیوں کر ... علی نام ترا
تھا خود اولاد ... تیری
جب کہ جیتی رہی ... دنیا میں
بیٹی ... فانی تیری
ہائے کیا ... شکل
صفوِ دہر ... تیری
... بیٹا ... یاہم
... جان ... تیری
... تیری
پھر ... تیری
... تیری
سال تاریخ ... تیری

چیخ کر ... کھینچ کر آہ کہا ہاتف سے — آہ تو اور جوانی تیری
۱۳۰۵ھ

اے سراپائے تو از زیورِ خوبی روشن
قابلِ بحث نہ احوالِ معاش آمدہ بس
بامعادست چو وابستہ معاشِ اسلام
ایکہ تفسیرِ مرا خواندی و گفتی بالرای
کہ چسان ہمہ گر ارباب سلف جنگیدند
ہان بجاے اگر از بندہ خطاے سر زد
احتساب ازچہ رود در حقِ من از ہر کس

داغ زشتی بجبینِ تو چگونہ بینم
بلکہ حالات معادست ازان ابتر ہم
مذہبی مسئلہ از بحث ازان شد منضم
نیستی واقف از آراے گروہِ اقدم
در پئے تاویل کشادہ بہ کلامِ محکم
یا بہ تحریر بلغزید مرا پاے قلم
کہ گہے مسلم و گہہ کافرِ ملحد باشم

گفت کامروز فراہم شدہ از ہر سو قوم
فصل ہر قضیہ بہ تفصیل توان کرد بہم

لسان الملک

مستئی دارم کہ باہر خوشخرام
پاے کوبان مے روم دو چار گام

ایکہ در نظم کشیدی گہر بحثِ علم
شاید از طبع گہر بار تر انام نہند
قلمت معرکہ نیچر و اسلام آراست
ہر دو را کردہ عطا پایہ معراجِ محل
گاہ شد ہمقدمِ نیچر و زد پنجہ بہ تیغ
داشتہ پاس مراعات مقامات کلام
گہہ ز اسلام بہ نیچر بجہد چون موسےٰ
نیچر آن زادہ اسلام بہ کینش برخاست
گہہ ز نیچر سوے اسلام دواند ابرش

باشد این نظم ہما ناز کرامات قلم
قلزم و دجلہ و عمان و محیطِ اعظم
ہمچو آن رومی دروسی کہ ستیزند بہم
ساختہ بامِ رفیعے و نہادہ سلّم
گاہ شد ہمرہِ اسلام و برافراشت علم
گاہ در دیر کند زمزمہ و گاہ بہ حرم
گہ با اسلام ز نیچر بزند چون بلعم
گوئیا آمدہ سہراب بجنگِ رستم
گہ ز اسلام بہ نیچر بجہاند ادہم

مصرع طرح دیوان خاص - اب قدم کچھہ بڑھاؤ ہمت کے ❖ طرح دیوان عام - آرام نہ تجھہ بن کسی پہہ نظر آیا ❖ غزلیات ۳۰ جنوری تک آجانی چاہیئیں - فقط -

اندرین معرکه از رایت و صمصام مپرس — تیغش آورده زبان خامه کشوده پرچم

شکر آمیخته در بحثش خود با نیچر — داده جامیکه باسلام دران نخیه هم

گهه سنان داده بنیچر که کند رخنه بدین — گهه سپر داده باسلام که ماند اسلم

گاه شد نیچری و طعنه به ملبوسش زده — گهه مسلمان شده زد بخیه قبای معلم

گهه به نیچر دهد آواز که مستانه درآے — گهه باسلام زند نعره که مردانه بچم

لغتش خوب بود ناب بناشد گوئی — عربی آمده از حلقهٔ اصحاب عجم

گهه ز نیچر بزند لاف باصلاح معاش — گهه ز اسلام براهین و حجج کرده رقم

گهه ز نیچر بکند پرده بروی تفسیر — گهه ز اسلام زند چاک دران مقنعه هم

خواسته گاه ز نیچر که چو فرعون لا فد — گهه ز اسلام بجوشد که کند غرق به یم

گهه ز اسلام کند ذم مماثل بالمدح — گهه ز نیچر بکند مدح مشابه بالذم

معترض گاه به نیچر که چرا ساخته — به سیاسات تمدن مذاهب و ملت را ضم

خواستی دنیا و سر پنجه بمذهب بزدی — قوم را پس بکشیدی بدر از چاهِ ظلم

بلکه از هر طرف اندر عقبت ریخته قوم — کین عمل در حقِ اقوام بناشد اقوم

گهه مجیبش شده کاین نشهٔ اولی و معاد — هر دو پیوسته بهم صورت طفلِ توام

گر تباه است معاشش تو تباه است معاد — دانه انجا بفشان و ثمرش چین بارم

لاجرم دین خدا ساز به دنیا آمیخت — تا ز معجون مرکب بکند دفعِ الم

قرعهٔ فتح در افگنده بنامِ نیچر — عاقبت حجت اسلام بنیامد محکم

اندرین مسئله هین پنبه ز گوشت بدرآر — نیک بشنو که مفصل شود اینک مبهم

پرده از چهرهٔ تلبیس کشایم بنگر — که در اقوال و در افعال شده بوالعجم

سید احمد که بود پیر بنا چر لفضول — در رهِ راست در افگنده دو چندش پیچ و خم

خود چرا پاے به ترمیم شریعت بنهاد — گر در آغاز به اصلاح معیشت زده دم

زانکه در دست گهه علم خیان پایه نداشت — که نهد قوم جبین بر خطِ او هیچو قلم

جناب کپتان محمد نور خان صاحب لشکر گوالیار

لسان الملک سے مین مشرف ہوا ہون سے نے اوسکو بحیثیم غور دیکھا حق یہ ہے کہ ہندوستان کے گوشون مین بہت سے علوم کے خزانے دبے ہوئے ہین اور فصاحت اور بلاغت کی کانین ... ہین لیکن کسی کو خبر نہین لسان الملک خبر دیگا چاہیئے کہ لوگ جوا ہر نہین اور زر دین جواہر اسے پیش بہا ہو سکتے ہین اس زمانہ مین ایسی ... کا جوش و خروش ہونا ... اے لسان الملک واہ قلم توڑ دیے ہین خداوند دونی رات چوگنی ترقی دے

از جناب شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ

ہمارے میرٹھ کے کس ملک کے افتخار

صفحہ ۱۳

گہ با سلام ... خراسان ... [illegible]

اولاً غفض رقاب علمای باب گستتے
درلباس دگران صورت سم پیدا کرد
گوسفندے کہ شو و تعبیہ در قالب گرگ
شد بگرگ آشتے لابہ کنیا جان ب قوم
آن معادی کہ تو خواہی بصد ازادی طبع
شاد و آزاد و بزی خود تو اگر بندہ نۓ
پاشو بندہ وگر نام خودت بندہ کنی

وین شرف دست ندادے نہ بُدی گر اعلم
تلخی وعظ و نصائح کہ خودش بودہ اہم
نیک دانی کہ زند گلہ چوپان بر ہم
لاجرم قوم ہم از سایۂ او ساختہ رم
نخدا خواست مراو دانہ نبیؐ اکرم
بندہ در سلسلہ و طوق بود تا بہ قدم
نشکنی بند شریعت کہ بود مستحکم

لب ازین شقشقہ یزدانیؔ قالی بربند
قصہ بسیار بود کم کن ازین ولولہ کم

باقی دارد

جاڑا

دھوم مچاتی سردی آئی
ڈھینیوں سے بھاگوں جاڑا آیا
ڈھک گیا مونھ اور چھپ گئے ہاتھ
دانت کی ڈھونڈی گھر کا اکھاڑا
کھیت کیارے پڑ گئے لالے
گھر گھر بانٹی دولت اسنے
کسی کا شالی ہول مین بھاری
جیت گیا گر پالا پالے
غل بل کرتے پھرتے ہین کل
میوہ تو لینے والے آئے
نکلے چیتے جھاڑی سے
جوؤن مین کپڑے بور بھرے مین
سکھ سے بیٹھے اک اک جوان

دانت بجاتی سردی آئی
تانت بجی اور راگ بھی پایا
جاء البرد مع الحیات
روئی کے پیچ لے سب کو پچھاڑا
پالے کے سب پڑ گئے پالے
سبکو دیا ہے خلعت اسنے
کسی کی کملی تول مین بھاری
کھیت رہے تمباکو والے
کابلیون کا ٹوٹا ٹپل
پشتو بولنے والے آئے
اترے ریچھ پہاڑی سے
روڑ ہین کیا انگور بھرے ہین
کابل جائیگی جون کی تون

پیسہ داہ اینک میوہ بدو شم
ہوگیا سب کا کلیجہ ٹھنڈا
بنکے سہاگن بیٹھی ہے رنڈی
دھنیون کے بھی ہوش ہین گد لے
کان پہ دھر ہاتھ اب یہی دھن ہے
بادل روئی کے آگئے سر پر
رعد بنے لڑلڑ کے دانت
آگ سے سچ مچ لاگ ہے سبکو
گود مین لی چھاتی سے لگا لی
شب کو انگیٹھی سب کی قرین ہے
ایک اک عضو ہوا ہے ٹھنڈا

کا بلیم انگور فروشم
کھوپرہی ٹھنڈی بھیجا ٹھنڈا
کوک بھی ٹھنڈی مانگ بھی ٹھنڈی
دھنئے لگے سر روی کی بدلے
کان کے بدلے ہاتھ ہین سنتے
باندھ کے دل سب چھا گئی سر پر
دل بادل مین کرڑکے دانت
آس اولاد کی آگ ہے سبکو
آج کل آگ ہے ننھی بالی
کوئلون پر اب مہر نہین ہے
چار مہینے بند ہے دھندا

ٹھٹھرے ہوے ہین لوگ جہان کے
گرم فقط مضمون ہین آپ یان کے

انتخاب طرح دیوان خاص

از شیخ علی حسین صاحب خلف شیخ علی رضا صاحب بلند شہری

اے قوم سنبھل جوش مین آنیکے دن آئے
اے قوم سنبھل ہوش مین آنیکے دن آئے

از جناب میر سید حسین صاحب شرف طالبعلم الف اے کلاس آگرہ کالج

تاریکی ادبار سے اندھیر ہوا ہے
اب مشتعل ہمت کے جلانیکے دن آئے

از جناب میر آغا علی صاحب آغا

دے چھوڑ رقیبون کو تو اے شاہد دولت
اب ہم کو ترے جلوہ دکھانیکے دن آئے

از جناب منشی محمد محسن صاحب محسن خوشنویس

اے قوم چھڑک دے عرق سعی کا پانی
اب قسمت خفتہ کے جگانیکے دن آئے

از منشی اشفاق احمد خانصاحب شفق

این رسالہ مرہم زخم جراحت دل پریشان است
و ناخدای کشتی ایمان
آرے آئینہ حالت ماست از غفلت ماست
باید قوم ہمت برا عانت لسان الملک بگمارد تا پردہ غفلت
از پیش ایشان بر دارد
زفرق تا قدم من ہر کجا کہ مینگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست

از جناب منشی پرتھی نراین صاحب پنچ تخلص اہلکار تحصیل میرٹھ

تحریر رسالہ کا نیا طرز نکالا
اے حضرت من سلمہ اللہ تعالی
مشہور سخنگو ہوئی ہین غرہ ملک سخن آپ
اقلیم سخن فتح کریگا یہ رسالا

باقی بر صفحہ ۱۵

اے قوم بڑھے جاتے ہین سب قافلے والے — ہان اب قدم جہد بڑھا نیکے دن آئے

انتخاب طرح دیوان عام

ازجناب سید والا نسب عالی حسب سید مظفر علیخانصاحب کوثر رئیس جانسٹھ ضلع مظفرنگر

تابندگی گلاب مین رخ کی جلن سے ہے — بلبل کو کیا علاقہ گل و نسترن سے ہے
میدان حشر مین دل مایوس جی اوٹھا — کوثر یہہ معجزہ قدم پنجتن سے ہے

ازجناب منشی عبدالرحیم صاحب مہتمم مطبع مظفرنگر

ہم ذرہ ستارۂ خورشید حسن ہین — کیا کام مہر و ماہ سپہر کہن سے ہے

ازجناب منشی پرتھی نراین صاحب تخلص ہیچ اہلکار صدر تحصیل ضلع میرٹھ

دنیا ... بھری ہوئی رنج و محن سے ہے — کسکو امید عیش کی چرخ کہن سے ہے
تم تاج و تخت نے ہوس مال و من سہی — آسودگی خیال مین ہر کے بھجن سہی ہے
جب سے لگی ہے کوچۂ باطن کی کچھہ ہوا — آب روان سے کام نہ سیر چمن سہی ہے
ہر داغ اپنا صورت گل ہے کھلا ہوا — جب سے کہ ربط اوس صنم گلبدن سہی ہے
چمکی دماغ مین ہے تیری زلف کی شمیم — کیا کام اونکو عنبر و مشک ختن سہی ہے
جسکو جلا چکی ہے تجلی روے یار — عریانی سے ہے تنگ نہ زینت سخن سہی ہے
اے ہیچ ذوق و غالب و مومن کے بعد آج — اعجاز شاعری کا بیان کی سخن سہی ہے

از شیخ محمد ولایت علی صاحب جاد و جلیسوری

کب قند اور نبات کے اندر ہے وہ مزا — جو کچھہ کہ اون کے بوسہ سیب ذقن سے ہے

ازجناب سید شاکر علی صاحب رئیس عبداللہ پور ضلع میرٹھ

ہر فتنہ اوسکے غمزۂ ناوک فگن سہی — دل کی شکست زلف و جبین ... ہوئی

جلد اوّل کا خاتمہ

خاتمہ کیسی حسرت بھرے دل سے پوچھیے - یہہ لفظ کوئی خنجر کی دھار تھا - برچھی کی انی نہ تھا کوئی نشتر کی نوک تھا - پھر دلکو چھیدتا ہوا جگر کے ٹکڑے کیون کر گیا اور ساتھہ ہی کسی آفت کو پھنسے ہوئے زیارت کیجیے کہ تیرے دل اس لفظ نے کیا کام کیا ادھر زہر ہلاہل تھا

اُدھر آبحیات بنگیا اوسکی اُمیدین ٹھنڈی ہوئین اسکی مصیبتین آخر بہرحال خاتمہ کی ساتھ ایک آغاز کا خیال ضرور لگا ہوا ہے۔ لڑکپن ختم ہوا تو جوانی شروع ہوئی جب اس پھرنے والی کائنات کو ہمنے گرداب کا دایرہ فرض کیا تو سارے رنج و غم مٹ گئے اور ساری عشرتین جوابدی گئین نہ کسی شے کا آغاز نہ کسی شی کا خاتمہ محیط کے خط کو کوئی نہین کہہ سکتا کہ کہانسی شروع ہوا کہان ختم ہوا۔ اسی لیے ہمارا ہونہار لسان الملک سات منزلین طے کرچکا اسکو ختم ہونا نہ کہیں بلکہ یہہ ایک خوش آیندہ محبوب کے لئیے چلا تھا اور وہ اسکی لئے بڑھا آتا تھا ماہ جنوری کے بالمقابل

قلم کے احسانات

جن بزرگوار ذی ہنر بالغ نگاہ گہر شناسوں لایق فایق ہند کے اعتبار علم و ہنر کے افتخار لوگون نے لسان الملک کی قدر کی اور اوسکی نسبت ہمت بڑھانیوالی تحریرات بھیجین اونکو لسان الملک اپنے دامن مراد مین موتیونکی طرح جگہ دیتا ہے۔

توقیع وقیع

از جناب مولوی سید مہدی علی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر جھانسی دام اقبالہم

مین نے ابتک لسان الملک کے اکثر نمبر دیکھے اور اوسوقت جبکہ میرا دل سرکاری کاروبار سے سبکدوش ہوکر تھوڑیسی تفریح مانگ رہا تھا۔ مجکو اس سے کچھہ غرض نتھی کہ یہہ رسالہ کس نے شایع کیا اور اسکا مہتمم یا پروپرائٹر یا ایڈیٹر کون شخص ہے فقط یہہ دیکھتا تھا کہ ان اوراق میں جو نقوش نظر آرہے ہین اُنمین خیال کا رنگ شوخ کہانتک بھر اگیا ہے اور لکھنیوالی کا خون جگر اس سیاہ برقع مین کہانتک جھلک دکھا رہا ہے یہین نے تمام و کمال دیکھکر ایک آہ کی کہ یہہ جنس اوسوقت بازار وجود مین پیش ہوئی جب اسکی گاہک نرہے مین نے اس رسالہ کو دیکھکر آسمان کو دیکھا کہ ای فلک یہہ کسی قومی مایوس اور ملکی محروم کے جگر کے ٹکڑے پراگندہ پڑے ہین اور لکی قاشین الگ الگ رکھی ہین اون ہی بیکسی کا خون ٹپک رہا ہے اور کس مپرسی کا دھوان اوٹھہ رہا ہے تو اسکی کیا داد دیتا ہے ؎ کون سنتا ہے فغان درویش ٭ قہر درویش بجان درویش

پھر مین نے اُس شخص پر رحم کھا کر دوبارہ نالہ کیا کہ جسکا دماغ اسقدر صرف ہوگا اور قوت طبع کام مین لائی جائیگی مُلک اوسکی خاک قدر نکریگا زمانہ اوسکی بات نہ پوچھیگا۔ کوئی صاحب

ادھر متوجہ ہوئے۔ شکر ہے کہ صاحبدلون کے دلکی گرہ کہلگی لیکن بعض اصحاب کے ہاتھہ کی مٹھی نہین کہلی ضرور [illegible]

آئینہ آئین

(۱) رسالہ ہذا ہر انگریزی مہینے کی دسوین کو شائع ہوا کرے گا

(۲) گورنمنٹ اور والیان ملک سے ۱۲ روپیہ سالانہ متوسط اُمراء اور رؤساء سے پانچ روپیہ سالانہ سو روپیہ سے زیادہ تنخواہ دار سے چار روپیہ سالانہ عام شائقین سے دو روپیہ سالانہ مع محصولڈاک اہل شہر اور طالبعلموں سے ۱۲ سالانہ علاوہ محصول (۳) پیشگی میعاد ایک مہینہ قرار دیا گیا ہے اس میعاد مین جو صاحب قیمت نہ بھیجین گے اونسے بمجبوری سہ چند قیمت لیجائیگی۔ اس رسالہ کی قدر نکرنا اور خون جگر کے بدلے مین چند کانچ کی کنکریان ندینا قومی ہمدردی اور انصاف پسندی کی گلو پر کند چھری پھیرنا ہے (۴) روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنا ہوگا جو روپیہ ہم تک نہ پہونچیگا ہم اوسکے ذمہ دار نہونگے نمونہ کے پرچے لیٹر ۳ یا ریپلائی کارڈ عند الطلب بھیجنا چاہیئے (۵) ہر قسم کی مراسلت سادہ ہو کہ پر زر سید محمد مرتضیٰ بہادر نیر دآئی کے نام ہوگی اور پڑہ ہوگی بیرنگ واپس (۶) اشتہارات کی اُجرت فی سطر ۸ ہوگی ایکبار سے زیادہ چھپنے والے اشتہار کا معاملہ پرائیوٹ طور پر بذریعہ خط کتابت ہوگا (۷) اس رسالہ کو قابل مضامین بلا قیمت۔ ذاتی بقیمت چھپینگے (۸) جو مضمون اس رسالہ کی قابلیت نرکھتا ہوگا وہ القط کیا جائیگا (۹) ہر تحریر و مضمون بکمال خوشخطی ہونا چاہیئے (۱۰) جو نازک طبع اس رسالہ کی نامہ نگاری کرسکین گے اون سے قیمت نہین لیجائیگی اور رسالہ ہذا اونکی خدمت مین پہونچتا رہیگا فقط

منشی اشفاق احمد خان شوق مہتمم نے باعانت جناب منشی محمد محسن صاحب شائع کیا